رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

227

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنے

یوم ۔ پنجشنبہ ۔ ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ ★ ۹ فتح ۱۳۳۳ ہش ★ ۹ دسمبر ۱۹۵۴ء ★ نمبر ۲۲۱

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۷ دسمبر۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بخار اور سردرد ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ناظر دیوان کا تقرر

ربوہ ۵ دسمبر۔ مکرم ناظر اعلیٰ صاحب صدر انجمن احمدیہ مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ پرسنل آفیسر ریلوے کو ناظر دیوان مقرر فرمایا ہے۔ وہ اپنے عہدے کے لحاظ سے صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بھی ہوں گے۔

سید محمود احمد صاحب ناصر اور سید جواد علی صاحب لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۷ دسمبر۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب امام مسجد لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم سید جواد علی صاحب یہاں بعافیت پہنچ گئے ہیں۔ مکرم سید جواد علی صاحب جمعرات کے روز ٹی۔ ایس۔ ایس اولمپیا جہاز کے ذریعہ نیو یارک روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب ہر دو مبلغین کی کامیابی اور مکرم سید جواد علی صاحب کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

پنجاب کی مجلس قانون ساز نے ثانوی تعلیم کا بل منظور کر لیا

بھاکڑہ ننگل ڈیم کے ذریعہ ستلج کے پانی کا رُخ بدلنے سے پاکستان کی تیس لاکھ ایکڑ زمین متاثر ہوتی ہے

اسمبلی میں وزیر تعمیراتِ عامہ سردار محمد خان لغاری کا بیان

لاہور ۸ دسمبر۔ آج شام پنجاب اسمبلی نے ثانوی تعلیم کا بل منظور کر لیا۔ یہ بل پیر کے روز وزیر تعلیم چوہدری علی اکبر نے پیش کیا تھا۔ اس بل کا مقصد ثانوی تعلیم کو یونیورسٹی سے الگ کرنا ہے۔ اب اسمبلی نے پنجاب یونیورسٹی بل پر غور کرنا شروع کیا ہے۔ سوالات کے وقفہ میں تعمیراتِ عامہ کے وزیر سردار محمد خان لغاری نے بتایا کہ ہندوستان کے بھاکڑہ ننگل ڈیم کے ذریعہ ستلج کے پانی کا رخ بدلنے سے پاکستان کی تیس لاکھ ایکڑ زمین متاثر ہوتی ہے۔ اس کے متعلق مرکز ہندوستان سے مذاکرات کر رہا ہے۔ تاہم حکومت پنجاب مرالہ راوی سکیم کو دوسرے منصوبوں پر فوقیت دے رہی ہے۔ اور ۱۹۵۶ء کے وسط تک کام شروع کر دے گی۔ وزیر زراعت سردار عبد الحمید دستی نے بتایا کہ حکومت کاشتکاروں کے لئے عمدہ کپاس کے بیج مہیا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وزیر صحت سید علمدار حسین شاہ گیلانی نے بتایا کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں میں عورتوں کے حقوق کی محافظت کے لئے نشستیں مخصوص کر دی گئی ہیں۔ انہیں ہر دس لاکھ پر ایک نشست ملے گی۔

مسٹر گورمانی کی لاہور میں آمد

لاہور ۸ دسمبر۔ پنجاب کے گورنر مسٹر مشتاق احمد گورمانی آج صبح لاہور پہنچے۔ وہ اگلے ہفتہ کے شروع میں واپس کراچی جائیں گے۔ جہاں وہ صوبائی گورنروں اور وزرائے اعلیٰ کی اس کانفرنس میں شرکت کریں گے جو ایک یونٹ کے منصوبہ پر گفت و شنید کرنے کے لئے وزیر اعظم نے طلب کی ہے۔

نیپال میں ستیہ گرہ کی تحریک

کھٹمنڈو ۸ دسمبر۔ نیپال کانگریس نے ترائی کے علاقہ میں جمعہ سے ستیہ گرہ شروع کرنے کی تحریک جاری کی ہے۔ عام انتخابات، شخصی و عدالتی آزادی، امن و امان قائم کرنے اور ملکی سکہ کی قیمت کم کرنے کے جو مطالبات کانگریس نے پیش کئے تھے اس سلسلہ میں ستیہ گرہ کی تحریک شروع کی جا رہی ہے۔

مصر کی بحری فوج میں اخوان المسلمون کی خفیہ دہشت پسند تنظیم کا انکشاف

قاہرہ ۸ دسمبر۔ قاہرہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مصر کی بحری فوج میں اخوان المسلمون کی خفیہ دہشت پسند تنظیم کا پتہ چلایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں نو افسر اور کشتی ملاح گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان افسروں میں سے چار افسر سکندریہ کی شہری خفیہ دہشت پسند تنظیم میں شامل ہو گئے تھے۔ بقیہ پانچ افسر اور دوسرے ملاح اخوان المسلمون کی تنظیم میں تو شامل کر لئے گئے تھے۔ لیکن خفیہ دہشت پسند تنظیم میں نہیں۔ موخر الذکر پر بحری فوج کی عدالت میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ اور اول الذکر چار افسروں پر خاص شہری عدالت میں۔

سندھ میں چاول کی عمدہ فصل

کراچی ۸ دسمبر۔ امید ہے کہ اس سال سندھ میں چاول کی فصل بہت اچھی ہوگی۔ سرکاری اندازہ کے مطابق خریف کی فصل میں صوبہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اڑھائی لاکھ ٹن چاول بچ رہے گا۔ سندھ میں کئی سال سے چاول کی فصل بہت اچھی ہو رہی ہے پچھلے سال بھی ڈیڑھ لاکھ ٹن چاول بچ رہا تھا۔ گیہوں کی فصل بھی اتنی ہونے کی امید ہے کہ خاصی مقدار بچ رہے گی۔

ویٹ منہ کے وزیر خارجہ کی طرف سے امریکی پالیسی پر احتجاج

ہنوئی ۸ دسمبر۔ ویٹ منہ کے وزیر خارجہ نے برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن اور روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف کے نام ایک احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ امریکہ جنیوا کانفرنس کے سمجھوتوں کی خلاف ورزی کر کے جنوبی ویٹ نام کی فوجوں کو تربیت دینا اور انہیں ہتھیاروں سے لیس کرنا چاہتا ہے۔ وزیر خارجہ نے ان ہر دو اصحاب کو اس لئے مراسلے بھیجے ہیں۔ کہ یہ دونوں جنیوا کانفرنس کے چیئرمین تھے۔ جنوبی ویٹ نام۔ لاؤس اور کمبوڈیا کو جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی نظام میں شریک کرنے پر بھی احتجاج کیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ کی کمان نے شمالی کوریا کی تجویز مسترد کر دی

پن من جوم ۸ دسمبر۔ اقوام متحدہ کی کمان نے شمالی کوریا کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے کہ شمالی کوریا اور جنوبی کوریا کے درمیان سفر پر سے تمام پابندیاں ہٹا لی جائیں۔ عارضی صلح کے مشترکہ کمیشن میں اقوام متحدہ کے اعلیٰ نمائندے نے کہا یہ تجویز سیاسی ہے اور کمیشن کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

جاپانی ڈیموکریٹک پارٹی پر تنقید

ٹوکیو ۸ دسمبر۔ جاپان کی لبرل پارٹی کے لیڈر مسٹر اوگاتا نے ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ مسٹر ہاتویاما پر نکتہ چینی کی ہے کہ ایک طرف پارٹی جاپان کو پوری طرح مسلح کرنے کا مشورہ دے رہی ہے۔ اور دوسری طرف وہ سوشلسٹوں سے ناطہ جوڑ رہی ہے۔ مسٹر اوگاتا نے صدر پر فائز ہونے کی رسم پر یہ بیان دیا۔

— حیدر آباد دکن ۸ دسمبر۔ ریاست حیدر آباد دکن نے اس سمجھوتہ کا مسودہ منظور کر لیا۔ جو ریاست کے اثاثے اور واجبات کی تقسیم کے متعلق تیار کیا گیا ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء - اور - خدام الاحمدیہ کا فرض

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حفاظت اور نگرانی کے کام کے لئے نیز مہمانوں کی خدمت کے لئے والنٹیرز کی ضرورت ہوتی ہے۔ آجکل کے حالات پہلے سے زیادہ نگرانی کو چاہتے ہیں۔ ۱۹۵۱ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ ردسمبر ۱۹۵۱ء کے خطبہ جمعہ میں (مطبوعہ الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۵۱ء) خدام الاحمدیہ کو اس مقصد کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ اس موقعہ پر مجالس نے جس مستعدی کا نمونہ دکھایا تھا۔ وہ ہمارے لئے نہایت خوشکن تھا۔ اس دفعہ پھر زیادہ مستعدی۔ ہمت اور ہوشیاری سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

ذیل میں حضور کے خطبہ جمعہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۱ء (مطبوعہ الفضل ۲۰ ردسمبر ۱۹۵۱ء) سے ضروری اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو تاکیدی طور پر ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس نہایت اہم کام کے لئے خدام کا انتخاب نہایت دیانت داری سے کریں گے۔ اور صرف انہی خدام کو لیں گے۔ جو اس کام کے اہل ہوں۔ مجالس کو علیحدہ بھی بذریعہ خطوط لکھا جا رہا ہے۔ یہ فہرستیں متعلقہ شرائط کے ماتحت ۵ ردسمبر ۱۹۵۴ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ اس سلسلہ میں خطبہ مذکورہ بالا کا اقتباس درج ذیل ہے۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

"اس کے ساتھ ہی ہمیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دینے والے کارکنان کی بھی ضرورت ہے۔ ان کا کام یہ ہوگا۔ کہ وہ آنے والے مہمانوں کو کھانا کھلائیں۔ اور ان کی مہمان نوازی کریں"۔ ...... "پس دوستوں کو میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کریں۔ اور باہر کی جماعتوں سے بھی خواہش کرتا ہوں کہ وہ بھی اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں"۔

"اس کے علاوہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حفاظت اور نگرانی کا کام بھی بڑا اہم ہوتا ہے اور آجکل کے حالات کے لحاظ سے تو وہ اور بھی اہم ہوگیا ہے۔ پس میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جماعتیں موزوں خدام کا انتخاب کر کے ان کے نام خدام الاحمدیہ کے دفتر مرکزیہ میں پیش کریں۔ تاکہ یہاں آنے پر ان کو حفاظت اور نگرانی کے کام پر لگایا جائے۔ مگر یہ شرط ہوگی۔ کہ کوئی احمدی خادم ایسا نہ ہو جو پانچ سال پہلے کا احمدی نہ ہو۔ یا کسی احمدی کی نسل میں سے نہ ہو۔ اور پھر اس کی سفارش جماعت کا پریذیڈنٹ کرے۔ اور لکھے کہ یہ شخص اعتماد کے قابل ہے۔ اسے حفاظت کے کام پر لگایا جائے۔ اس غرض کے لئے کم از کم پانچ سو والنٹیر ربوہ کا اور بیرونی جماعتوں کا ہونا چاہیئے ...... اڑھائی سو خدام کراچی۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ ملتان۔ پشاور۔ سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ منٹگمری۔ گوجرانوالہ گجرات۔ اور دوسری جماعتیں پیش کریں"۔ ....

"میں اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنے نام بطور والنٹیرز دفتر خدام میں بھجوا دیں۔ اور یہاں کے خدام کو چاہیئے کہ وہ خود اپنے آپ کو حفاظت اور پہرہ کے لئے پیش کریں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ان خدام کو ڈبل کام کرنا پڑیگا"۔

"پس ایسے ہی نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں جو ہمت والے ہوں محنتی اور مستعد ہوں۔ اور جو ان دنوں جلسہ گاہ اور سڑکوں پر پہرہ بھی دیں اور مہمان نوازی کے فرائض بھی سرانجام دیں۔ تین چار دن انہیں کام کرنا پڑیگا۔ اور یہ کوئی زیادہ عرصہ نہیں۔ اتنے دن اگر انسان کو چوبیس گھنٹے بھی جاگنا پڑے تو وہ جاگ سکتا ہے۔ بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ کام کو پورے طور پر چلانے کے لئے پانچ سو والنٹیرز ضروری ہیں"۔

"اگر کوئی چھوٹی جماعت پانچ خدام پیش کر سکتی ہے۔ تو وہ پانچ آدمی پیش کر دے۔ اگر کوئی دس خدام پیش کر سکتی ہے۔ تو وہ دس آدمی پیش کر دے۔ ان کا کام حفاظت اور نگرانی اور پہرہ کی ڈیوٹی ادا کرنا اور مہمانوں کی خدمت کرنا ہوگا"۔ ....

باہر کی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ فوری طور پر اپنے خدام کی تعداد دفتر مرکزیہ کو اطلاع دیں۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ مگر آدمی وہی ہوں جو کم از کم پانچ سالہ احمدی ہوں یا نسلی احمدی ہوں اور جن کے متعلق پریذیڈنٹ سیکرٹری اور زعیم تینوں اس بات کی تصدیق کریں کہ وہ ہر قسم کی قربانی اور محنت سے کام لیں گے اور کسی قسم کی غفلت اور غداری کا ارتکاب نہیں کریں گے۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۹ فتح ۱۳۳۳ھش

228

قیاس آرائی

جماعت اسلامی کے سرکاری آرگن "تسنیم" نے اپنی اشاعت مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۵۴ء میں "تحقیقاتی عدالت پر تبصرہ" کی پہلی قسط شائع کی ہے۔ اس قسط سے تبصرہ کی سہ گونہ اغراض پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ اول فاضل ججان عدالت کی تحقیر و تضحیک۔ دوم حکومت کے خلاف عوام کو اکسانا۔ سوم احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی۔ یہ تبصرہ نہایت غور و خوض کے بعد نعیم صدیقی وغیرہ نے لکھا ہے۔

ہم اس عجیب و غریب تبصرہ پر مفصل بحث تو پھر کریں گے۔ آج ہم صرف "پُراسرار موٹر" کے مسئلہ کو لیتے ہیں۔ کیونکہ تبصرہ نگاروں نے نہایت رکیک قیاس آرائی سے محض اشتعال انگیزی کے لئے اس کی ذمہ داری احمدیوں پر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اور حق پوشی کرنی چاہی ہے۔ ہم اس کے متعلق تبصرہ کی پوری عبارت ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ تا سمجھنے میں آسانی ہو۔ فہو ہذا:۔

"دوسرا مسئلہ جس پر عدالت نے کوئی واضح فیصلہ نہیں دیا ہے۔ یہ ہے کہ ۴ مارچ کو جو پُراسرار موٹر گاڑی مسلمانوں پر گولیاں چلاتی پھر رہی تھی۔ اس پر کون لوگ سوار تھے؟ سوال اس لئے تصفیہ طلب تھا۔ اور اس کی بڑی اہمیت تھی۔ کہ اس گاڑی کے متعلق مسلمانوں کا عام خیال یہ تھا۔ کہ اس پر قادیانی سوار ہیں اور وہی مسلمانوں کو بے تحاشا گولیوں سے ہلاک اور زخمی کرتے پھر رہے ہیں۔ اس چیز نے اشتعال کا رخ قادیانیوں کی طرف پھیر دیا۔ اور قادیانیوں کا جتنا نقصان بھی ۴ اور ۶ مارچ کے درمیان ہوا۔ اس واقعہ کے بعد ہوا۔ اس سے پہلے کے کسی حادثے کی کوئی اطلاع ہمیں اس رپورٹ میں نہیں ملتی۔ عدالت اس کے متعلق یہ لکھتی ہے:۔

"یہ الزام کہ چند احمدی ایک جیپ میں فوجی وردی پہنے ہوئے لوگوں کو اندھا دھند گولیوں کا شکار بناتے پھر رہے تھے۔ ہمارے سامنے ثبوت طلب معاملے کی حیثیت سے پیش ہوا اور اس کی تائید میں چند گواہ لائے گئے۔ لیکن اگرچہ یہ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس روز کوئی پُراسرار گاڑی چند غیر معروف آدمیوں کو لئے پھر رہی تھی۔ مگر ہمارے سامنے اس امر کی کوئی شہادت نہیں ہے۔ کہ وہ لوگ جو اس پر سوار تھے احمدی تھے یا وہ گاڑی بجائے خود ایک احمدی کی ملکیت تھی۔"

رپورٹ کے اندازِ بیان کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اس الزام کا شمار ان چالوں (Tactics) میں کیا جانا چاہیئے۔ جو ایجی ٹیٹروں نے نفرت پھیلانے کے لئے اختیار کی تھیں۔ دوسرے لفظوں میں اس عبارت کا ظاہری مطلب یہ نکلا۔ کہ ۴ مارچ کو ایسی گاڑی پھر تو ضرور رہی تھی۔ مگر یہ بات کہ اس پر احمدی سوار تھے۔ ایجی ٹیٹروں کی پھیلائی ہوئی تھی۔ کیونکہ ان لوگوں کے احمدی ہونے کا کوئی ثبوت شہادتوں سے نہیں ملا۔ ہم مانتے ہیں کہ شہادتوں سے اس کا ثبوت نہیں ملا۔ مگر قرائن کیا کہتے ہیں۔ اگر وہ جیپ پولیس یا فوج کی ہوتی تو لامحالہ عدالت کو سرکاری ریکارڈ سے اس کا پتہ چل جاتا۔ ظاہر ہے کہ وہ سرکاری جیپ نہ تھی۔ جس پر پولیس یا فوج کے آدمی یہ حرکت کرتے پھر رہے ہوں۔ یہ بھی توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ سرحد پار سے ہندو اور سکھ مسلمانوں پر گولیاں چلانے آ گئے تھے۔ ایک آخری صورت یہ باقی رہ جاتی ہے۔ کہ خود مسلمان اس ہنگامے کے موقع پر بلا امتیاز نشانہ بناتے پھر رہے تھے۔ اگر یہ تینوں قرائن کے فریم میں درست نہ بیٹھیں۔ تو الزام پھر قابل غور ہو جاتا ہے۔ لیکن رپورٹ اس بارے میں پوزیشن کو صاف کئے بغیر ختم ہو جاتی ہے۔" (تسنیم مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۵۴ء)

جب یہ تبصرہ نگار خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس وقت تک فساد کا رخ احمدیوں کی طرف نہیں پھرا تھا۔ تو تبصرہ نگاروں کی قیاس آرائی کا بلبلہ تو اتنی بات سے ہی ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔ کہ ایک کمزور جماعت جس کو ہر وقت خطرہ لگا تھا۔ کہ اسلامی جماعت والے اور ان کے ساتھی کب فساد کا رخ احمدیوں کی طرف پھیر دیتے ہیں۔ کیا کوئی انسان جس کے دماغ میں عقل کی رمق بھی باقی ہو۔ یہ خیال بھی دل میں لا سکتا ہے۔ کہ احمدی خود فساد کا رخ کوشش کرکے اپنی طرف پھیرنا چاہتے تھے۔ کیا ایک شخص جس کے مکان کی طرف شعلے لپک رہے ہوں۔ خود اپنے مکان پر تیل چھڑک سکتا ہے۔ پھر ایسی خونریزی تو جماعت اسلامی کے علی الرغم احمدیوں کے عقائد کے ہی منافی ہے۔

اس ضمن میں ایک امر جو نہایت قابل غور ہے یہ ہے۔ کہ اسلامی جماعت کے ان تبصرہ نگاروں نے قیاس آرائی میں جن امکانات کا جائزہ لیا ہے۔ ان میں "اسلامی جماعت" کو نظر انداز فرما گئے ہیں۔

کیا یہ اس لئے نہیں ہو سکتا۔ کہ حقیقت کو نگاہوں سے اوجھل رکھا جائے۔ کیا یہ غیر اغلب ہے کہ جماعت اسلامی جس نے فسادات میں بقول خود ایک معاہدہ سے کام کا ایک اہم حصہ اپنے ذمہ لیا تھا۔ اس کی رو سے ایسی تدابیر سوچنا بھی اس کے ذمہ ہو۔ جس سے فسادات کی آگ کو زیادہ سے زیادہ مشتعل کیا جا سکے۔ پھر ایسی جماعت فسادات میں جس کی علمائے کرام سے منافقانہ روش کا راز طشت از بام بھی ہو چکا ہے۔

ذیل میں ہم ان قرائن کی مختصر فہرست درج کرتے ہیں جو ہمارے اس قیاس کی تائید کرتے ہیں۔ اور اس کو اغلب کے درجہ سے بھی اٹھا کر یقین کے مقام کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

(۱) یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ جماعت اسلامی نے فسادات میں کام کے ایک اہم حصہ کی ذمہ داری لی تھی۔ نہایت اغلب ہے کہ اس ذمہ داری میں ایسی افواہیں پھیلانا بھی ہو۔ جس سے آگ زیادہ سے زیادہ مشتعل ہو جائے۔ تاکہ فسادات کا رخ احمدیوں کی طرف پھیر دیا جائے۔

(۲) جو شہادت تحقیقاتی عدالت میں پیش کی گئی ہے۔ اس میں کسی ایسے ایک واقعہ کا بھی ذکر نہیں ہے۔ کہ کوئی آدمی واقعی اس پُراسرار موٹر کی گولیوں سے زخمی ہوا ہو۔ یا مارا گیا ہو۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ گولیاں اگر چلائی گئیں۔ تو یا تو وہ پھوکی تھیں اور یا آدمیوں کے اوپر اوپر سے نکال دی گئیں۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ یہ ایک (Tactic) تھا۔ جس کو اسلامی جماعت کے مدبرین آسانی سے سوچ سکتے ہیں۔

(۳) جماعت اسلامی جیپ آسانی سے مہیا کر سکتی ہے۔ خود مولانا مودودی کے پاس جیپ تھی۔

(۴) اسلامی جماعت کے افراد نے فسادات میں عملی حصہ لیا۔ جیسا کہ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کے مندرجہ ذیل حوالہ سے ظاہر ہے۔

"میانوالی کے غلام صدیق اور سرگودھا کے سید احمد شاہ جماعت سے اس وقت خارج کئے گئے۔ جب مارشل لاء کے نفاذ پر خاصی مدت گزر چکی تھی۔ لہٰذا اس اخراج سے جماعت کے موقف کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ بہت سے اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں اور پولیس سپرنٹنڈنٹوں نے جو اطلاعات بصیغۂ راز بھیجیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جماعت اسلامی کے ممبروں نے فسادات میں حصہ لیا۔ ڈپٹی کمشنر منٹگمری نے اپنی ڈائری مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۳ء میں ایک شخص سلطان احمد کا ذکر کیا ہے۔ اور اسی ضلع میں جماعت کا ایک اور ممبر محمد حسین تو گرفتار بھی کیا گیا تھا۔ گوجرانوالہ اور راولپنڈی کے پولیس سپرنٹنڈنٹوں نے بھی اپنی رپورٹوں میں ارکان جماعت اسلامی کی ان سرگرمیوں کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے دوران فسادات میں اختیار کی تھیں۔" (تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ اردو صفحہ ۲۴۲)

(۵) اسلامی جماعت کی شفاخانہ لاری فسادات میں سارے شہر میں پھرتی رہی اور عوام کو مشتعل دلاتی رہی۔ اسی لئے حکام نے اس کو روک دیا۔ اگرچہ بہانہ یہ کیا جاتا تھا۔ کہ لاشیں اٹھا رہی ہے۔

(۶) ان ایام میں بھی جماعت اسلامی لٹریچر اور اخبار تسنیم کے ذریعہ احمدیوں کے خلاف اشتعال کرتی رہی۔ چنانچہ "تسنیم" نے اس دوران میں ایسی خبریں شائع کیں۔ کہ فلاں محکمہ میں احمدی ہی احمدی بھرے ہیں۔ تاکہ عوام ان کے تجاوز پر بھڑک اٹھیں۔ بلکہ یہ بھی واقعہ ہے کہ تسنیم پولیس اور فوجیوں کو مفت تقسیم کیا جاتا تھا۔ تاکہ وہ اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی سے رک جائیں۔ پھر جیسا کہ تحقیقاتی عدالت نے لکھا ہے:۔

"سید فردوس شاہ کو ۴ کی شام کو ایک غضبناک ہجوم نے مسجد وزیر خاں کے اندر یا باہر قتل کر دیا۔ یہ بعد میں ہونے والے واقعات کا محض ایک پیش خیمہ تھا۔ لیکن اس حادثے کے بعد بھی جماعت اسلامی نے نہ اظہار تأسف کیا۔ نہ اس وحشیانہ قتل کی مذمت میں ایک لفظ کہا۔ بلکہ اس کے برعکس اس جماعت کے بانی نے آگ اور خون کے اس ہولناک ہنگامے کے درمیان "قادیانی مسئلہ کا بم پھینک دیا۔" (رپورٹ مذکور صفحہ ۲۷۱)

(۷) مودودی صاحب کی مشہور تقریر جس میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ یہاں ہندو مسلم والے فسادات شروع ہو جائیں گے۔" اگر یہی حال رہا۔ تو یہاں بھی قادیانی مسلم فسادات شروع ہو جائیں گے۔ جس طرح یہاں ہندو مسلم فسادات ہوا کرتے تھے۔ (کوثر یکم فروری ۱۹۵۳ء)

(۸) ۵ مارچ کو مولانا مودودی صاحب نے ٹاؤن ہال میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ حکومت اور عوام کے درمیان خانہ جنگی جاری ہے۔ اغلب ہے۔ کہ اس تقریر کا بین السطور مطلب یہ ہو۔ کہ جماعت اسلامی عوام کا رخ حکومت کی طرف سے احمدیوں کی طرف پھیرنا چاہتی ہے۔ اس لئے اس نے خود ہی پراسرار موٹر کا ڈراما کھیلا ہو اور خود ہی اس افواہ کو ہوا دی ہو۔

(۹) اس قیاس اغلب کو اس امر سے بھی تقویت پہنچتی ہے۔ کہ عوام نے مولانا مودودی صاحب کے مکان کا محاصرہ کیا تھا۔ اور اسلامی جماعت والوں نے ایک پتھر سے تین شکار کرنے چاہے ہوں۔ اول عوام سے انتقام لیا جائے۔ اور اپنی گولیوں کا نشانہ بنایا جائے۔ دوم بغاوت کی آگ کو تیز کیا جائے۔ کیونکہ پُراسرار موٹر کا الزام فوج یا پولیس پر بھی عائد ہو سکتا ہے۔ اور اس بات کی شہادت بنائی جائے۔ کہ عوام حکومت کی سخت گیر روش سے زیادہ بھڑک اٹھے ہیں۔ چنانچہ جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ نے ۵ مارچ ۵۳ء کو جو فیصلے کئے۔ شق ۳ میں صاف لکھا ہے

(باقی صفحہ ۸ پر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کی اہمیت

(۱)

(از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب بی۔اے کوروال ضلع سیالکوٹ)

سید ما آنکہ نامش مصطفٰے است
مے درخشد روئے حق در روئے او
تا لعیش بحر معانی مے شود
ہر کہ در راہ محمد زد قدم

رہبر ہر زمرۂ صدق و صفاست
بوئے حق آید زبام و کوئے او
از زمینی آسمانی مے شود
انبیاء را شد مثیل آں محترم

(المسیح الموعود)

ایسے برگزیدہ اور خدا رسیدہ انسان اس کرۂ ارض پر موجود ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالٰے کو دیکھا ہے۔ اور اس سے کلام کیا ہے۔ اور وہ زندہ شاہد ہیں۔ کہ ایک وراء الورا ہستی ہے۔ جو مبدء ہے اس نظام عالم کا۔ اور جس کے قبضۂ اقتدار میں کون و مکان کا ہر ایک ذرہ ہے۔ زمین سے آسمان تک اسی کی حکمرانی و فرمانروائی ہے۔ اور وہ مدعی ہیں۔ کہ انہوں نے اللہ تعالٰی کی بابرکت ہستی کو اس طرح محسوس کیا ہے۔ کہ ان کے لئے یہ امر محال ہو گیا ہے۔ کہ وہ ایک دہریہ لامذہب اور منکر ہستی باری تعالٰی کی اس بات پر ایک لمحہ کے لئے بھی سنجیدگی سے غور کر سکیں۔ کہ ہستی باری تعالٰے کا عقیدہ ایک واہمہ ہے۔ اور یہ کہ اس نظام عالم کا مبدء و نگران اللہ تعالٰے نہیں ہے۔

ایک دہریہ کہتا ہے۔ کہ دنیا میں مختلف سماجی اور معاشرتی طبقات موجود ہیں۔ امیر و غریب کی تفریق۔ آقا و خادم کا امتیاز۔ اعلٰی و ادنٰی میں تمیز۔ بادشاہ اور فقیر میں فرق۔ صحت مند اور مریض۔ لولے۔ لنگڑے اور اندھے۔ حاکم و محکوم۔ یہ تفریق بتا رہی ہے۔ کہ اس نظام کو چلانے والی کوئی بالارادہ ہستی یعنی اللہ تعالےٰ موجود نہیں ہے ورنہ تفریق روا نہ رکھی جاتی۔ اور مساوات ہوتی۔

لیکن جو چیز اس دہریہ اور لامذہب کے نزدیک ہستی باری تعالےٰ کے خلاف ہے۔ وہی تفریق یہ بتا رہی ہے۔ کہ واقعی اس نظام عالم کو قائم کرنے والی ایک ہستی ہے۔ جو بالارادہ ہے۔ اور جو ان رموز سے خوب آگاہ ہے۔ جو اس نظام کو چلانے کے لئے درکار ہیں۔ ذرا سی سوچ بچار بھی انسان کو یہ سمجھنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ کہ آیا یہ نظام عالم ایسی تفریق کی عدم موجودگی میں چند لمحوں کے لئے بھی چل سکتا ہے۔ کیا جب تک ادنٰی کے اعلٰی پر قربان ہونے کا دستور نہ ہو۔ یہ کشتی کنارے لگ سکتی ہے؟ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ سب ایک جیسے مالدار ہو جائیں۔ اور پھر وہ ایک دوسرے کی ضروریات زندگی کو ادا کر سکیں۔ کیا مزدوروں کی عدم موجودگی میں یہ نظام چل سکے گا۔ کیا یہ فطرت صحیحہ کے خلاف نہیں ہے۔ کہ دنیا میں سب ہی حاکم ہوتے اور کوئی محکوم نہ ہوتا۔ سب ہی بادشاہ ہوتے۔ اور کوئی فقیر نہ ہوتا۔ پھر ذرا اور نیچے چلئے۔ گھوڑے۔ بیل۔ خچر بھی تو آخر جاندار ہیں۔ یہاں بھی تفریق قائم ہے۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ نظام عالم اسی طرح استواری سے چلتا رہے گا۔ اگر یہ جاندار اپنے ان فرائض کو ادا نہ کریں۔ جو یہ کرتے ہیں یقیناً نہیں یہ نظام ایک لمحہ کے لئے بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ ایسی مساوات کی شکل میں تہذیب و تمدن ختم ہو کر رہ جائیگا۔ انسان کو اپنی ہستی کی بقا محال ہو جائیگی۔ اور جب غریب و امیر اور ادنٰی اعلٰی میں امتیاز نہ رہا۔ تو پھر رشک اور ترقی کا جذبہ فنا ہو جائیگا۔ ایک جمود ہوگا۔ جس میں حرکت نہیں ہوگی۔ ایسی دنیا جس میں دوسروں سے سبقت لے جانے کا جذبہ نہ ہوگا۔ جس میں ترقی کرنے کا ولولہ نہ ہوگا۔ جس میں اپنے قوٰی کو استعمال میں لا کر اپنی ذہنی استعدادوں کو استعمال کر کے دوسروں سے آگے بڑھنے کا جذبہ نہ ہوگا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایسی دنیا ایک متمدن اور مہذب گہوارۂ امن بن جائے گی؟ قوموں کی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ یہی جذبۂ مسابقت ہے۔ جس نے قوموں کو بام عروج تک پہنچایا۔ یہی وہ گوہر نابدار ہے۔ جس کے ہوتے ہوئے قوموں نے ان افراد کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی۔ جن قدموں پر چل کر پہلی اقوام کامیاب و کامران ہوئیں۔

یہی تفریق مراتب انسان کو طاعت اور مطابعت کی طرف مائل کرنے کا موجب ہوئی۔ تا کمزور اور ناقص انسان ان لوگوں کے نقش قدم پر چلے۔ جو زندگی کی دوڑ میں بہت آگے نکل گئے۔ اور یہ اطاعت کا جذبہ اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک انسان کے دل کا ذرہ ذرہ یہ نہ پکار رہا ہو۔ اور اس کی عقل سلیم یہ گواہی نہ دے رہی ہو۔ کہ وہ اپنے ہمعصروں سے کمزور ہے۔ اسے طاقتور بننا چاہیئے۔ وہ اپنے ہمعصروں سے ناقص ہے۔ اسے کامل بننا چاہیئے وہ پیچھے ہے۔ اسے آگے بڑھنا چاہیئے۔ جب یہ انسان اپنی کمزوری اور خامی اور نقص محسوس کرے گا۔ تب وہ اس جمود کو توڑیگا۔ اور اسکی زندگی میں ایک انقلاب آئے گا۔ وہ اپنے سابقوں اور ہمعصروں سے آگے بڑھنے کی کوشش میں مشغول ہوگا۔ وہ تگ و دو اور جد و جہد کریگا۔ اس میں حرکت پیدا ہوگی۔ اور اسی کا نام زندگی ہے۔ اور تب وہ اس نظام عالم (جس کی مثال ایک مشین کی سی ہے) کا ایک پرزہ بن جائیگا اس جد و جہد اور تگ و دو کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے سامنے ایک نصب العین ہو۔ ایک اعلٰی مقام ہو۔ ایک ایسے مقام کے حصول کی خواہش ہو۔ جو اسے حاصل نہیں۔

اور یہ جذبہ تب ہی پیدا ہو سکتا ہے جب کوئی اور انسان اس سے بالا ہو۔ جو اس بلند مقام کو اس سے قبل حاصل کر چکا ہو۔ جو اس نصب العین کو پا چکا ہو۔ ورنہ اگر سب ایسی مساوات میں شریک ہوں تو ان میں جذبہ مسابقت پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب ایک انسان دیکھے گا۔ کہ اس کا دوسرا ساتھی اس سے زندگی کے کسی شعبہ میں آگے ہے۔ تو وہ غور کرے گا۔ اور وہ تلاش کرے گا ان راہوں کو جن پر چل کر اس سے سبقت لے جانے والا وجود کامیاب ہوا۔ اور تابعداری اور اطاعت کرے گا اس طریق کی۔ جس سے وہ بھی اس مقام کو حاصل کرے گا۔ اور انہی راستوں پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا۔ جن راستوں پر کامیاب ہونے والے چلے اور وہ کامل اطاعت کرے گا ان احکام اور وجودوں کی۔ جو اس کو منزل مقصود تک لے جانے کا راستہ بتائیں۔ اور اسی اصل کی طرف اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں اشارہ فرمایا ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ (سورہ فاتحہ)

ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا۔

یعنی جب انسان دیکھے گا۔ کہ اس سے ترقی یافتہ انسان موجود ہے۔ جو ہر لحاظ سے اس سے اعلٰی و ارفع۔ زیادہ متمدن۔ زیادہ ترقی یافتہ اور زیادہ انعام یافتہ ہے۔ تو ایک فطری خواہش اس کے دل میں پیدا ہوگی۔ ایک زبردست خواہش۔ تا کہ میں بھی اس مقام کو پا لوں۔ میں بھی اس بام تک جا پہنچوں۔ جہاں مجھ سے پہلا پہنچا۔ میری بھی اس ثریا تک رسائی ہو۔ میں بھی اس گوہر مقصود کو پا لوں۔ جسے دوسرے نے پایا۔ تب اس زبردست فطری خواہش کا اظہار اھدنا الصراط المستقیم کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ اس کے دل میں ایک خواہش پیدا ہوگی۔ کہ وہ اس مقام کو حاصل کرے۔

اور جب یہ خواہش پیدا ہو گئی۔ تو اب اس کے مجاہدہ اور عمل۔ تگ و دو اور کوشش کا زمانہ آپہنچا۔ اب وہ خود بخود ان رستوں کی تلاش میں لگ جائے گا۔ جو اس کو اس مقام تک پہنچا سکیں۔ اب وہ تلاش کرے گا ان راستوں کی۔ جن راہوں پر پہلوں نے قدم مارا۔ اب اسکی کامیابی کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ انسان اپنی کامیابی اور حصول مقصد کے لئے اس رہنما کی اطاعت۔ مکمل فرمانبرداری۔ پوری مطابعت کرے۔ جس نے اس مقام کو پا لیا۔ تب وہ اس کامل اطاعت کے نتیجہ میں اس مقصد کو پا لے گا۔ کیونکہ اس نے اس اسوہ کو اختیار کیا۔ جو اس کے ہادی اور رہنما کا تھا۔ اس نے ان احکام کی اطاعت کی۔ جو اس کے آقا نے اس کے لئے تجویز کئے۔ اس نے ان راستوں پر قدم مارا۔ جن راستوں پر پہلے بھی لوگ کامیاب ہو چکے تھے۔ پس یہ کامل فرمانبرداری اور کامل اطاعت اسے منزل مقصود تک پہنچا دے گی۔ اور وہ فائز المرام ہو جائے گا۔ اور اسی اصول کی طرف اللہ تعالٰی نے اشارہ فرمایا ہے۔

الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

پس مندرجہ بالا امور سے ثابت ہوا کہ

(۱) نظام عالم میں طبقاتی تفریق عقیدہ ہستی باری تعالےٰ کے خلاف نہیں ہے۔

(۲) بلکہ نظام عالم میں یہ تفریق خود ہستی باری تعالٰی کی دلیل ہے۔ کیونکہ اسی تفریق کی عدم موجودگی میں اس دنیا کا نظام ایک لمحہ کے لئے نہیں چل سکتا۔ اور معطل ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور نظام عالم کے قائم رکھنے کے لئے ایسی تفریق امر لاینفک ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ تفریق ایک بالارادہ ہستی نے سوچ سمجھ کر رکھی ہے۔

(۳) ایسی تفریق کی عدم موجودگی میں ادنٰی اور اعلٰی۔ نیک و بد۔ امیر و غریب سے مسابقت کی روح فنا ہو جاتی ہے اور کوئی نصب العین نہیں ہوتا۔ جس کے حصول کے لئے جد و جہد اور حرکت کی ضرورت باقی رہے۔ اور زندگی محض جمود بن کر رہ جاتی ہے۔

(۴) مسابقت کی روح کی موجودگی میں اس کے لئے انسان تگ و دو شروع کرتا ہے۔

(۵) اس تگ و دو اور جد و جہد کے لئے وہ متلاشی انسان پھر ایسے کامل رہنما کی کامل تابعداری کرتا ہے۔ جو منزل راہ سے بکلی آشنا ہو۔ جو اسے ذلت کی پستیوں سے اٹھا کر بام عروج تک پہنچا دے۔ جو اس کے احساس کمتری کو برتری سے بدل دے۔ جو اسی کو زمینی سے آسمانی بنا دے۔ اور جو اسے اتنے اعلٰی مقام تک لے جائے۔ کہ اپنے اس متبع کو بالکل اپنے رنگ میں رنگین کرے۔

حاصل کلام یہ کہ نظام عالم کی یہ تفریق اسی امر کی متقاضی ہے۔ کہ ہر انسان اپنی تجاد اور ارتقاء کے لئے جد و جہد کرے۔ اور اس جد و جہد کے لئے ضروری ہے، کہ اس کو ایک ایسا رہبر کامل ملے۔ جس کی وہ کامل اطاعت و فرمانبرداری کرے۔ تا وہ پستی سے بلندی کی طرف اٹھایا جائے۔ حتٰی کہ وہ رہبر کامل اسے اپنے رنگ میں رنگین کر لے۔

اب ہم نظام عالم پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں یہ دو شعبوں میں تقسیم ہوتا نظر آتا ہے۔

(۱) نظام جسمانی۔ (۲) نظام روحانی۔

نظام جسمانی:۔ قوموں کی تاریخ اس

نظام کی تفاصیل سے پُر ہے کہ حصول مراتب۔ حکومت طاقت۔ دبدبہ۔ شان وشوکت۔ امارت۔ حصول اقتدار۔ زمین۔ زر۔ زن۔ ہوس ملک گیری وغیرہ کے لئے اہل دنیا نے کتنی قربانیاں کیں۔ کس اطاعت و فرمانبرداری سے ملکوں کی افواج اپنے آقاؤں کے اشاروں پر چل کر کامیاب ہوئیں۔ اور کس طرح غلط طریق کار اور ناقص اور جاہل راہنماؤں کی سرکردگی میں ذلیل وخوار ہوئیں۔ لیکن اس سارے نظام میں بھی دو چیزیں ہر میدان میں اور ہر شعبہ میں مشترک اور ممتاز نظر آتی ہیں۔ اور جہاں یہ دونوں چیزیں بیک وقت جمع ہو گئیں۔ وہ قوم اور وہ ملک اپنے منتہائے مقصود کو پا گیا

(ا) راہبر کامل

(ب) اطاعت گذاروں کا کامل جذبۂ اطاعت

نظام روحانی:۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی ایک دوسرا نظام روحانی ہے۔ جو انسان کے جسم سے آگے گذر کر اُس کی روح سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جو اس اصل مقصد کی طرف لے جاتا ہے۔ جس مقصد کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس انسان کو اس دار فانی میں بھیجا۔ انسان اس دنیا میں بلاوجہ نہیں بھیجا گیا بلکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کا ایک خاص مقصد ہے۔

وماخلقت الجن والانس
الا لیعبدون (الذاریات ع۳)

یہ نظام روحانی بالکل انہیں اصولوں کے مطابق چلتا ہے۔ اور یہ دونو نظام متوازی چلتے ہیں۔ سوائے چند خاص مقامات کے جن میں نظام روحانی استثنائی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ورنہ عام طور پر یہ نظام روحانی نظام جسمانی کے پہلو بہ پہلو چلتا ہے۔ اور یہاں بھی وہی اصول کار فرما نظر آتے ہیں۔ جو نظام جسمانی میں کام کرتے ہیں۔

مختلف قسم کے انسان شریر۔ بدمعاش لامذہب۔ بدفطرت۔ بدطینت۔ غیر صالح۔ خدا سے دور۔ شیطان کے ساتھی۔ عبدالشیطان۔ عبدالطاغوت حرص و ہوا کے بندے انبیاء کے دشمن۔ رجس۔ ناپاک۔ ظالم۔ متقی۔ مکار۔ دھوکا باز۔ شیطان صفت۔ دہریہ۔ خدا کے منکر۔ خدا کو گالیاں دینے والے۔ روحانی اندھے۔ روحانی بہرے۔ اس دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ زمین جن کے فتنوں سے پُر اور سوس و آز ای کا شب و روز کا مشغلہ ہے۔ یہ لوگ انسانیت کے لئے ننگ اور ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن اس پست گروہ کے مقابلہ میں اسی عالم جسمانی کی مانند یہاں بھی اللہ تعالےٰ نے نیک۔ صالح۔ راست گفتار۔ راست کردار حلیم۔ صاف باطن۔ شریف۔ خدایاد۔ عبداللہ عبدالرحمٰن پائے جاتے ہیں۔ تا جسمانی نظام کا تقابل پورا ہو۔ اور جس طرح ظلمت و تاریکی کے مقابلہ میں نور اور روشنی پائی جاتی ہے۔ شب و کور کے مقابلہ میں شب مہ کامل ہوتی ہے۔ رات کے مقابلہ میں دن ہے۔ اسی طرح یہ طبقات بھی دنیا کے روحانی نظام میں ملتے ہیں۔ اور جب روحانیت میں تنزل شروع ہوتا ہے۔ تو یہ لوگ گرتے گرتے حرص و ہوا کے بندے بن جاتے ہیں۔ اور جب ان لوگوں کو کسی رہبر کامل کی قیادت نصیب ہوتی ہے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں۔ تب تاریکیاں روشنی سے بدل جاتی ہیں۔ تاریک بادل چھٹ جاتے ہیں۔ اور مہر عالمتاب چمکنے لگتا ہے تب ان کے دل مہبط انوار الٰہی ہو جاتے ہیں اور اس رہبر کامل کے طفیل اپنی کمال تابعداری اور اطاعت سے وہ ایسا اعلےٰ مقام پا لیتے ہیں کہ وہ اس سرٹیفکیٹ کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

رضی اللہ عنہم ورضوا
عنہ

کہ خدا تعالےٰ ان سے راضی ہو جاتا ہے۔ اور وہ خدا سے راضی ہو جاتے ہیں۔

اور جب پوری اطاعت اور پوری مطابقت اپنے متبوع کی نہ کی جائے۔ اور اس کا متبوع بھی ایک کامل انسان نہ ہو۔ تابع اپنے متبوع کے رنگ میں رنگین نہیں ہو سکتا۔ اور وہ مقامات نہیں پا سکتا۔ جو اسے بھی رہبر کامل کا کامل ظل بنا دیں۔ اور اس میں اپنے متبوع کے انوار کا پرتو پیدا ہو جائے

پس اس روحانی نظام میں بھی انہیں دو امور کی انتہائی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۔ رہبر کامل کا ملنا

۲۔ اس کی کامل اطاعت و فرمانبرداری

آج دنیا میں مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں۔ سب ہی دعوےٰ روحانیت کا کرتے ہیں۔ اور سب ہی مدعی ہیں کہ ہمارا مذہب ایک زندہ مذہب ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ زندہ مذہب صرف اسلام اور صرف اسلام ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اطاعت کرنی چاہیئے۔ تا دل صاف ہوں۔ اور صاف دل مہبط انوار الٰہی ہوں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم سچے دل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کریں۔ اور کوئی اور نہیں۔ جس کی کامل اطاعت ہمیں اس مقام تک پہنچا ئے جس مقام پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت پہنچا سکتی ہے۔ (باقی)

احباب اپنے غریب بھائیوں کیلئے پارچات لائیں

ربوہ میں بعض بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم پاتے ہیں۔ نیز بعض ایسے غرباء ہیں۔ جو باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے۔ کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں صاحب استعداد اور مخیر حضرات سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے غریب بھائیوں، یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعملہ پارچات فوراً بھجوا دیں۔ یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں۔ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دے کر رسید حاصل کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

جلسہ سالانہ کی بابرکت تقریب

از محمود احمد صاحب مختار جامعۃ المبشرین ربوہ

جلسہ سالانہ کی حقیقی غرض و غایت صرف اور صرف یہی ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے مرکز سے وابستگی قائم رکھیں اور نور ایمان وایقان سے منور ہو کر ابدی مسرت کے وارث ہوں۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کی بنیاد رکھی تو فرمایا:۔

"تمام مخلصین وداخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آئے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک عرصہ اپنی عمر کا خرچ کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ کرنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آ سکتا کہ وہ صحبت میں آ کر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آئے۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں۔ جس میں اگر خدا تعالےٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔"

(اقتباس از تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء)

حضرت مسیح موعود نے جلسہ کی غرض و غایت ان الفاظ میں بھی بیان فرمائی ہے۔

"محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے آنا چاہیئے اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ جلسہ پر آنے والے دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ رب العلمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالےٰ انہیں اپنی طرف کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی پیدا کرے۔ ایک فائدہ یہ ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوئے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوگا۔ جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی، اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھانے کے لئے بدرگاہ رب العزت کوشش کی جائے گی۔"

(تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء بحوالہ الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۳۰ء)

دنیا میں اور جلسے بھی ہوتے ہیں۔ تقاریب کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ تقاریر ہوتی ہیں۔ مگر ہمارے جلسہ اور ان جلسوں میں بہت بڑا فرق ہے ہمارا جلسہ خالص روحانی جلسہ ہے۔ جس کی بنیاد محض تائید اسلام اور اعلائے کلمۃ الاسلام کی مساعی کو تیز تر کرنے کے لئے رکھی گئی ہے۔ اور دوسرے دنیا کے جلسے محض دنیا طلبی کے لئے ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"بظاہر یہی دکھائی دیتا ہے کہ جس طرح اور جلسوں میں لوگ تقریریں کرتے ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی تقریریں ہوتی ہیں۔ مگر ان جلسوں میں شمولیت میں ہم وہ برکات نہیں سمجھتے۔ جو اس جلسہ میں شامل ہونے سے حاصل ہوتی ہیں"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ان واضح اور صریح ارشادات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایک احمدی کے لئے جلسہ سالانہ کی تقریب میں شرکت کس قدر ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ میں شمولیت بشرط عدم موانع قویہ و صحت و فرصت فرض قرار دی۔ سلسلۂ بیعت کو پختہ اور یقینی بنانے کے لئے مرکز میں بار بار آنا اور امام وقت سے ملاقات کرنا ضروری قرار دیا ہے۔

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ضروری اور ابتدائی تیاریوں میں ابھی سے مصروف ہو جائے۔ اور نہ صرف خود بلکہ اپنے اہل وعیال کو بھی اس موقعہ پر اپنے ہمراہ لائے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی اس میں شامل کرنے کی کوشش کرے۔

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے

ملاقات کا پروگرام!

۱- حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پر پہنچنے کی کوشش فرمائیں۔

۲- جماعتوں کے سامنے جو وقت دیا گیا ہے۔ جماعتیں اس کا خاص خیال رکھیں کہ وقت کے اندر ان کی جماعت ملاقات ختم کرلے۔

۳- جو جماعت کسی وجہ سے ملاقات نہ کرسکے گی۔ اس کو ۲۹ دسمبر ۱۹۵۷ء کو وقت مل سکے گا۔ یہ نہیں ہوگا۔ کہ دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے

۴- وقت مقررہ کی پابندی (یہ وقت جماعتوں کو ترتیب دیتے وقت بھی بتا دیا جائے) نہایت ضروری ہے۔ امید ہے۔ انتظامی دقتوں کے مدنظر احباب جماعت تعاون فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

۵- ملاقات صبح ۸ بجے اور شام ۷ بجے شروع ہوا کرے گی۔

۶- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت امسال گذشتہ سالوں کی نسبت کمزور ہے۔ اس لئے احباب اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ اگر حضور ایدہ اللہ کی طبیعت کی خرابی کے سبب کسی پروگرام میں تبدیلی کرنی پڑی۔ تو اس کا اعلان کردیا جائے گا۔

۷- امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے احباب کا تعارف ملاقات کراتے وقت فرمائیں۔ اور ملاقات بروقت ختم کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

نام جماعت	وقت
۲۶ دسمبر صبح ۸ بجے	
جماعتہائے جھنگ شہر و ضلع	۲۵ منٹ
" آزاد کشمیر	۱۰ "
۲۶ دسمبر شب ۷ بجے	
جماعتہائے گوجرانوالہ شہر و ضلع	۴۰ "
" منٹگمری	۴۰ "
" صوبہ سرحد	۵۰ "
" ریاست بہاولپور	۲۰ "
۲۷ دسمبر صبح ۸ بجے	
جماعتہائے صوبہ سندھ	۲۵ "
" ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع	۱۳ "
" ملتان " "	۲۵ "
۲۷ دسمبر شب ۷ بجے	
جماعتہائے لاہور شہر و ضلع	۳۵ "
" میانوالی " "	۳ "
" کیمل پور اٹک " "	۸ "
بیعت	۱۰ "
جماعتہائے سیالکوٹ شہر و ضلع	۱ گھنٹہ - ۳۰ منٹ
۲۸ دسمبر صبح ۸ بجے	
جماعتہائے گجرات شہر و ضلع	۵۰ منٹ
بیعت	۱۰ "
جماعتہائے مظفرگڑھ شہر و ضلع	۳ "
" ایسٹ پاکستان	۵ "
۲۸ دسمبر شب ۷ بجے	
جماعتہائے راولپنڈی شہر و ضلع	۲۰ "
" جہلم " "	۲۵ "
بیعت	۱۰ "
جماعتہائے کراچی	۴۰ "
" کوئٹہ بلوچستان	۲۰ "
" شیخوپورہ شہر و ضلع	۴۰ "
۲۹ دسمبر صبح ۹ بجے	
جماعتہائے لائل پور شہر و ضلع	۱ گھنٹہ - ۲۰ منٹ
" سرگودھا شہر و ضلع	۵۰ منٹ
بیعت	۱۰ "
" ہندوستان	۵ "
بیرونی ممالک	۵ "

تحریک جدید کے بقایادار

دور اول کے وہ احباب جو اپنے ۱۹ انیس سالہ حساب میں سے کسی سال کا بقایا ادا کرتے ہیں چونکہ ان کی بقایا کی رقم وصول ہونے پر ان کا نام انیس سالہ فہرست میں لکھا جاتا ہے۔ اس لئے وہ جہاں روپیہ ارسال کرتے وقت کوپن پر "بقایاجات" تحریک جدید کا لفظ تحریر فرما دیا کریں تا رقم کسی دوسری مد میں نہ پڑ جائے۔ وہاں وہ وکیل المال تحریک جدید کو بھی اطلاع کردیا کریں کہ اس قدر بقایا فلاں تاریخ کو ارسال کیا گیا ہے۔ تا دفتر رقم وصول ہونے پر ان کا نام فہرست میں لکھ کر موصی کو نام فہرست میں لکھنے کی اطلاع بھی کرسکے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

جلسہ سالانہ اور احباب

جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے ایام قریب آرہے ہیں۔ شمع احمدیت کے پروانے اپنے امام کے دوح پرور ارشادات سننے کیلئے مرکز میں آنے کیلئے بیتاب ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ خوشخبری دی تھی۔ یاتیک من کل فج عمیق کہ اے مسیح پاک! لوگ تیرے پاس دور دراز سے آئیں گے۔ اور فرمایا تھا۔ کہ وہ اس کثرت سے آئیں گے کہ تو ان کے اژدھام سے گھبرا نہ جانا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

"لفاظات الموائد کان اکلی — وصرت الیوم مطعام الاھالی"

کہ ایک وہ بھی دن تھا کہ دسترخوانوں کے بچے کھچے ٹکڑے میری خوراک تھی۔ اور آج کئی خاندان میرے دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں۔ اس شعر کی صداقت کا سب سے بڑا اظہار جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہوتا ہے۔ جب ملک کے گوشے گوشے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان مسیح پاک کے دسترخوان پر خوشہ چینی کرتے ہیں۔ اس جلسہ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ایک ماہ کی تنخواہ کا دسواں حصہ ہر احمدی پر لازم کیا گیا ہے۔

حدیث بخاری میں آیا ہے کہ:۔ "مہمان کو کھانا کھلانا ایمان کی علامت ہے" اور آپ نے وہ مشہور حدیث سنی ہوگی۔ جس میں ایک صحابی کی مہمان نوازی پر جب کہ وہ خود بھوکا رہا تھا۔ اور اپنے مہمان کو اس نے کھانا کھلایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ ان کی اس حرکت پر اللہ تعالیٰ بھی عرش پر مسکرایا۔ اور ایک اور حدیث میں ہے۔ کہ قیامت کے دن ہر شخص سے پوچھا جائے گا۔ کہ تم نے کمایا کہاں سے اور کس پر خرچ کیا۔

ان احادیث پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خوش قسمت ہے۔ وہ شخص جو ہر وقت خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اور خصوصیت سے مہمانوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ اور مبارک ہے وہ مال جو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

سلسلہ کے اخراجات بہرحال ہم ہی نے پورے کرنے ہیں۔ اور جلسہ سالانہ کے ایام قریب تر آرہے ہیں۔ پس میں آپ سے درخواست کروں گا۔ کہ آپ اپنی جماعت میں تحریک کرکے جلسہ سالانہ کا چندہ پوری شرح سے وصول فرما کر جلد تر مرکز میں بھجوائیں۔

جلسہ سالانہ کے لئے ایندھن خوردنی و دیگر ضروریات کا انتظام بہرحال پہلے کرنا ہوتا ہے۔ ورنہ وقت پر ایک پیسہ کی چیز دو پیسہ میں ہی ملے گی۔ اور یہ زائد اخراجات محض ہماری سہل پسندی اور غفلت کی وجہ سے ہوں گے۔

پس میری آپ سے درخواست ہے۔ کہ آپ اس مبارک تقریب کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جلد از جلد پوری شرح سے چندہ مرکز میں بھجوائیں۔ یہ مبارک ایام کبھی کبھی یعنی سال میں ایک بار آتے ہیں [illegible]

(ناظر بیت المال ربوہ)

فوجیوں کے بچوں کے لئے تعلیمی وظائف

حال و سابق نان کمیشن فوجی ملازمین کے بچوں اور متوسلین کی مڈل۔ ہائی اور کالج سٹیج میں تعلیم کے لئے دس روپے ماہوار سے یکصد روپیہ ماہوار تک کل ۱۱۶۹ وظائف ہیں۔ جن میں سے چوتھائی لڑکیوں کے لئے ریزرو ہیں۔ پوسٹ گریجوایٹ سٹیج کے لئے نیز پروفیشنل تعلیم کے لئے مثلاً انجینئرنگ۔ اینیمل ہسبنڈری۔ بی کام۔ بی ٹی۔ ایل ایل بی۔ ایم بی بی ایس بھی وظائف ملتے ہیں۔ فارم درخواست و تفصیلات اپنے ضلع کے دفتر سیلرس اینڈ ایرمینز بورڈ سے حاصل کریں۔

(رسول ۱۲/۵/۵۷) (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

احباب مدد فرمائیں

میرے لڑکے رحیم کی عمر ۱۶ سال ہے) کو ہر دو ماہ کے بعد گلے میں سوجن ہو کر خناق کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ گلا بند ہوجاتا ہے اس میں پیپ پڑ کر پھوڑا کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ حالت خطرناک ہوجاتی ہے۔ پنسلین کے ٹیکے سے افاقہ ہوجاتا ہے۔ اگر کسی احمدی طبیب یا ڈاکٹر کو کوئی مجرب نسخہ یا علاج یاد ہو۔ تو از راہ کرم اطلاع دیں۔

(خاکسار محمد ذکاء اللہ خان پتوکی۔ ضلع لاہور)

تعلیم الاسلام کالج یونین کا اجلاس

تعلیم الاسلام کالج یونین کا افتتاحی اجلاس زیر صدارت پروفیسر نصیر احمد خان صاحب مورخہ ۲ دسمبر ۵۷ء بروز جمعرات منعقد ہوا۔ سید احمد لطیف نے تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کا آغاز کیا۔ بعد ازاں صاحب صدر نے کالج یونین کے نئے منتخب شدہ عہدیداران اور دیگر نمائندگان کا تعارف ممبران سٹاف اور طلباء سے کرایا۔ محمد احمد لطیف نے یونین کے گذشتہ اجلاس کی کارروائی سنائی۔ بعد ازاں جناب خالد بشیر نے بحیثیت نائب صدر یونین یقین دلایا کہ وہ اور یونین کے دیگر عہدیداران پوری محنت اور دیانتداری سے طلباء کی خدمت کریں گے اور طلباء کو یہ تلقین کی کہ وہ اپنی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کے پیش نظر یونین کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیں۔ اجلاس کے اختتام پر ممبران سٹاف کو دعوت چائے دی گئی۔

(احمد لطیف سیکرٹری)

آج ہی قیمت اخبار بھجوا دیں

230

جلسہ سالانہ پر آپ کی مصروفیت زیادہ ہوتی ہے۔ وقت کم ملتا ہے۔ قیمت اخبار ۔/۔/۲۴ روپے سالانہ ۔ ۔/۔/۱۳ روپے ششماہی ۔/۔/۷ روپے سہ ماہی بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اس میں آپ کو بھی سہولت رہے گی۔ (مینیجر الفضل)

اعلان محکمہ قضاء

امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قاضیان کے تقررات منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ناظم دارالقضاء حاصل کرتے ہیں اس لئے قاضیاں کا انتخاب کرا کر ناظم دارالقضاء کو رپورٹ بھجی جایا کرے۔ ناظر اعلےٰ کی خدمت میں نہ بھیجی جایا کرے۔ نیز عہدہ قضاء کے لئے ایک سے زائد احباب کا نام تجویز اور انتخاب ہو کر آنا چاہیئے۔ تا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ان میں سے ایک کی منظوری کے لئے عرض کیا جا سکے۔ (ناظم دارالقضاء)

پتہ مطلوب ہے

(۱) میاں محمد صادق صاحب ولد میاں محمد ابراہیم صاحب ساکن چناواں ڈاکخانہ کالی صوبہ خاں ضلع گوجرانوالہ سابق درویش قادیان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو دفتر ہذا کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمادیں۔

(۲) شیخ محمد حنیف ولد شیخ محمد اسماعیل صاحب فروز پوری کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

ولادت

(۱) مکرم چوہدری اشرف علی صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سرالیوالہ ضلع گوجرانوالہ کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے مورخہ یکم دسمبر کو لڑکی تولد ہوئی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت نومولودہ کی درازیٔ عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار:۔ خورشید احمد سیالکوٹی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

(۲) اللہ تعالےٰ نے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (مہر اللہ دتہ سنت پورہ لائل پور)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا محمد صادق صدیق بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد عاشق حامد پاکپتن معرفت منشی نور محمد صاحب احمدی پٹواری محلہ بشارت پاکپتن)

(۲) خاکسار کے دو نواسے ٹائیفائڈ بخار سے بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب سلسلہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (نور محمد اوورسیر علی پور (گھلوان) ضلع مظفر گڑھ)

(۳) بھائی علی محمد صاحب خادم مسجد لائلپور نے آنکھوں کا اپریشن کروایا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مبلغ انچارج ضلع لائل پور)

ہمارے سیاستدانوں کیلئے ایک تربیت گاہ کی ضرورت ہے

ڈھاکہ ۸ ر دسمبر۔ سید قمر الحسن ایم۔ ایل۔ اے (متحدہ محاذ) نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ہمارے سیاستدانوں کے لئے ایسی تربیت گاہ قائم کرنی چاہیئے۔ جہاں وہ باعزت رویہ دیانت وفاداری اور تعاون کا سبق سیکھ سکیں۔ انہوں نے کہا۔ "ہماری خواہش ہے کہ ایسے افراد آگے آئیں جو قائداعظم اور چرچل کی سی فراست اور دیانت کے حامل ہوں۔ اور جمہوریت کے صحیح سرپرست بنیں اس سلسلے میں متحدہ محاذ کو غور و خوض کر کے ایسے رہنما مہیا کرنے چاہئیں۔ جو ملک و ملت کی صحیح رہنمائی کرنے کے اہل ہوں"۔

عربوں کے اجتماعی تحفظ کا معاہدہ

قاہرہ ۸ ر دسمبر۔ عراق کے وزیر خارجہ سید موسےٰ الشبندر نے آج یہاں انکشاف کیا کہ عراق مشرق وسطیٰ کی عرب ریاستوں پر زور دے رہا ہے کہ وہ ایران کو بھی اپنے دفاعی معاہدوں میں شریک کریں انہوں نے کہا کہ ایشیا کے دفاعی سلسلے کو زیادہ سے زیادہ مستحکم کرنے کے لئے اجتماعی تحفظ کے معاہدوں میں ایران کو شامل کرنا نہایت ضروری ہے۔ عراقی وزیر خارجہ عرب ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں شریک ہیں۔ جو اجتماعی تحفظ کے معاہدے کو وسیع تر کرنے اور اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے مؤثر تدابیر اختیار کرنے پر غور کر رہا ہے۔

شاہ ایران امریکہ روانہ ہو گئے

تہران ۸ ر دسمبر۔ شاہ ایران ملکہ ثریا کے ساتھ بذریعہ طیارہ امریکہ کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔ یہ شاہی جوڑا امریکہ کا سرکاری دورہ کرے گا۔ ان کے ساتھ ان کے اپنے ڈاکٹر جنرل ایازی ہیں۔ ہوائی جہاز میں سوار ہونے سے قبل شاہ نے جو ایر مارشل کا سا لباس پہنے ہوئے تھے۔ ایرانی عوام کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی صحت اتنی خراب ہو گئی ہے۔ کہ وہ علاج کی غرض سے امریکہ جانا چاہتے ہیں۔ اگرچہ شاہ کے دورہ کا پروگرام ابھی تک نہیں معلوم ہوا ہے۔ لیکن باور کیا جاتا ہے۔ کہ شاہ ایران سویٹزرلینڈ بھی جائیں گے۔

مارشل ٹیٹو اور مصری راہنماؤں کے درمیان مذاکرات

لندن ۸ ر دسمبر۔ قاہرہ کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو اور مصری راہنماؤں کے درمیان جو مذاکرات ہونے والے ہیں ان میں سب سے اہم مسئلہ مشرق وسطےٰ کے دفاع کا ہے۔ صدر ٹیٹو اگلے سال ہندوستان اور برما کے سرکاری دورے سے واپس جاتے ہوئے قاہرہ میں ٹھہریں گے مزید معلوم ہوا ہے کہ مارشل ٹیٹو پاک ترکی معاہدہ پر کرنل ناصر کے تاثرات بھی معلوم کریں گے۔ کیونکہ یوگوسلاویہ معاہدہ بلقان کا ایک رکن ہے۔ جو ترکی یونان اور یوگوسلاویہ کے درمیان ہوا تھا۔

ترکی کے وزیراعظم مستقبل قریب میں قاہرہ اور کراچی آنے والے ہیں۔

مسٹر تمیز الدین کی درخواست پر غور کرنا سندھ چیف کورٹ کے دائرہ اختیار سے باہر ہے

کراچی ۸ ر دسمبر۔ آج سندھ چیف کورٹ میں دستوریہ کے سابق صدر مولوی تمیز الدین کی درخواست کی سماعت پھر شروع ہوئی۔ ایڈووکیٹ جنرل پاکستان مسٹر فیاض علی نے کہا کہ اس درخواست کی سماعت عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ کیونکہ اس کا علاقہ سندھ اور کراچی تک ہی محدود ہے۔ اور وزراء کے نام کو وارنٹ جاری کر کے انہیں اپنے فرائض انجام دینے سے نہیں روکا جا سکتا۔ کیونکہ وزراء پورے . . . . ملک کے فرائض انجام دے رہے ہیں

بیان جاری رکھتے ہوئے ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ سائل کی یہ درخواست کہ اسے مجلس دستور ساز کی صدارت پر بحال کیا جائے۔ یہ بھی عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ کیونکہ مجلس دستور ساز پورے ملک کی نمائندہ ہوتی ہے۔

مسٹر فیاض علی نے دستوریہ کے ضوابط کے ذکر میں ضابطہ ۶۲ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ ناجائز ہے کیونکہ صرف صدر کے دستخط ہو جانے سے قانون بننے کی دفعہ ختم کی جا چکی ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے قانون آزادی مجریہ ۱۹۴۷ء کا ذکر کیا اور کہا کہ یہ صدر کے اختیار نہیں۔ اور اگر مان بھی لیا جائے۔ تو اس پر گورنر جنرل کی منظوری لازمی ہے اس کے ثبوت میں مسٹر فیاض علی نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کا حوالہ دیا۔

انہوں نے بحث جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ملک میں اگر آئین سازی کے کام میں تعطل پیدا ہو جائے تو گورنر جنرل مجلس دستور ساز کو توڑ سکتا ہے۔ اور اس کی دوبارہ بحالی کے لئے واحد ذریعہ ملک میں جمہوریت کے اصولوں پر عام انتخابات ہیں

بحث ابھی جاری تھی کہ عدالت کا اجلاس جمعرات کے لئے ملتوی ہو گیا۔

صحت عامہ پر ۸۵ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا

لاہور ۸ ر دسمبر۔ پنجاب اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران وزیر صحت نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ مرکزی حکومت کی طرف سے جو امداد صوبے کو ملی تھی۔ اس میں سے ۸۵ لاکھ روپیہ صحت عامہ پر خرچ کیا گیا ہے اور ۵۲ لاکھ روپیہ اضلاع صدر مقامات میں قائم شدہ ہسپتالوں پر خرچ کیا گیا۔

بے جگہ مجسٹریٹوں کے لئے خیمے لگائے جائیں گے

لاہور ۸ دسمبر: معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض تحصیل صدر مقامات میں مجسٹریٹوں کے لئے جگہ کی جو قلت ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب ملک محمد فیروز خان نون نے یہ تجویز کیا ہے کہ ان کے لئے خیمے لگا دیئے جائیں۔ انہوں نے یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ مقامی صاحب حیثیت لوگوں کو ترغیب دی جائے۔ کہ تحصیل صدر مقامات میں ۵ درجہ اول کے مجسٹریٹوں کے لئے رہائشی اور دفتری ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مناسب عمارتیں مہیا کریں۔ جن کے لئے حکومت مناسب کرایہ دینے کو تیار ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جس تحصیل صدر مقام میں فوری طور پر مکان کا انتظام ہو گیا۔ وہاں فوراً درجہ اول کا مجسٹریٹ بھیجدیا جائے گا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ حال ہی میں مجلس قانون ساز پنجاب میں بتایا گیا تھا کہ ۶۱ تحصیل صدر مقامات میں سے ۲۶ میں اب تک مجسٹریٹ نہیں ہیں۔ کیونکہ وہاں مکانوں کا مناسب انتظام نہیں ہو سکا ہے۔

بقیہ "لیڈر" صفحہ ۳

جب لوگ اس تشدد کے خلاف مشتعل ہوں۔ تو اپنی ہی قوم کی پولیس اور فوج کو اپنی ہی قوم سے لڑوا دے۔ یہ راستہ سیدھا ملک کو خانہ جنگی کی طرف لے جاتا ہے؟

سوم۔ فسادات کا رُخ احمدیوں کی طرف بھی کر دیا جائے گا۔

(۲) جماعت اسلامی جیسا کہ اُن کے اکابر مولانا مودودی، مولانا اصلاحی وغیرہ کی تصنیفات سے واضح ہوتا ہے۔ اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے تشدد اور جبر کو جائز سمجھتی ہے۔ اس لئے اس جماعت کے لئے ایسے مسلمانوں کو اپنے اغراض کے لئے گولیوں کا نشانہ بنانا۔ جو ان کی رائے میں ویسے ہی اسلام سے دور ہیں جیسے کہ غیر مسلم۔ بعید از قیاس نہیں ذیل میں ہم صرف ایک حوالہ پیش کرتے ہیں:۔

"اب تم روئے زمین پر خدا کے سب سے زیادہ صالح بندے ہو۔ لہٰذا آگے بڑھو لڑ کر خدا کے باغیوں کو حکومت سے بے دخل کر دو۔ اور خلافت کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لو" (خطبات از ابو الاعلیٰ مودودی صفحہ ۲۰۵)

تحقیقاتی عدالت "پرائسر اور موٹر گارڈی" کے متعلق جس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ وہ اس شہادت کی بناء پر پہنچی ہے جو احمدیوں کے مخالفین نے جن میں جماعت اسلامی بھی شامل ہے پیش کی تھی۔ اور اس بات کو جماعت اسلامی کے تبصرہ نگاروں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ عدالت کے سامنے کوئی شہادت نہ تھی۔ جس سے وہ "پرائسر موٹر گارڈی" کے سوار دوں کا تعین کرتی۔ اب اگر جیسا کہ تبصرہ نگاروں کی رائے ہے۔ عدالت کو قرائن سے ہی جانچ کر نزد اس امر کے متعلق فیصلہ دینا چاہیے تھا۔ تو بتایا جائے۔ کہ جو دتی قرائن ہم نے اوپر پیش کئے ہیں۔ ان کو اگر مد نظر رکھتی۔ تو عدالت کو کس نتیجہ پر پہنچنا چاہیئے تھا؟

چونکہ جماعت اسلامی کے تبصرہ نگاروں نے

تقرر اور تبادلے

لاہور ۸ دسمبر: حکومت پنجاب نے درج ذیل تبادلے اور تقرر کئے ہیں۔

(۱) چودھری اشفاق علی پی سی۔ ایس افسر خزانہ منٹگمری۔ اسسٹنٹ مال (۱) ملتان مقرر ہوئے ہیں (۲) قاضی امیر حسین ایڈیشنل اسسٹنٹ مال ملتان اسسٹنٹ مال (۲) ملتان مقرر ہوئے ہیں

راشن ڈپوؤں کے اوقات میں تبدیلی

لاہور ۸ دسمبر: ۸ دسمبر سے لاہور میں راشن ڈپوؤں کے اوقات تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ راشن ڈپو اب حسب ذیل اوقات پر کھلے رہیں گے

صبح:۔ آٹھ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک

شام:۔ دو بجے سے پانچ بجے تک

وزیر اعلیٰ پنجاب کا عزم کراچی

لاہور ۸ دسمبر: وزیر اعلیٰ پنجاب ملک محمد فیروز خان نون بارہ دسمبر ۱۹۵۲ء کو بروز اتوار صبح پونے آٹھ بجے بذریعہ خیبر میل لاہور چھاؤنی سے کراچی روانہ ہوں گے۔

عوام کو احمدیوں کے خلاف مشتعل کرنے کے لئے قرآن کا نشانہ احمدیوں کو بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے ہم نے صحیح ماحول پیش کرنے کی جسارت کی ہے۔ تاکہ ان تبصرہ نگاروں کا زیب عیاں ہو جائے۔

امریکہ نے فارموسا کی بحری طاقت میں مزید اضافہ کر دیا!

واشنگٹن ۸ دسمبر: امریکہ اور چیانگ کائی شیک کی حکومت کے درمیان مشترکہ دفاع کا جو معاہدہ حال ہی میں ہوا ہے۔ اس کے تحت امریکہ فارموسا کو دو تباہ کن جہاز اور دے گا۔ امریکن ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کے ایک افسر نے بیان کیا۔ کہ فارموسا کو ایف ۸۶ سیبری جیٹ فائٹر قسم کے نئے طیارے بھی دینے کی تجویز ہے۔

امریکہ اور فارموسا کے "نئے گٹھ جوڑ" پر تبصرہ کرتے ہوئے روس کی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پراودا" نے لکھا ہے کہ فارموسا اور امریکہ کے درمیان معاہدہ کی بعض شرائط سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ امریکہ چین کے خلاف جارحانہ اقدام کے لئے فارموسا کو استعمال کر رہا ہے۔ اور فارموسا کی آزادی کو ختم کرنے کے لئے چین کے اندرونی معاملات میں فوجی مداخلت کر رہا ہے

جنوبی کوریا کی حکومت غیر جانبدار کمیشن کے کام میں مداخلت کر رہی ہے

نیویارک ۸ دسمبر: وزیر خارجہ پولینڈ اسٹینس لا اسکرزیوسکی نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے۔ کہ کوریا میں غیر جانبدار جنگ بندی کمیشن کے حق میں آواز بلند کرے۔ اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا۔ کہ سیول کی حکومت غیر جانبدار کمیشن کو ہدف طعن بنا کر اس کے کام میں خلل ڈال رہی ہے۔ حکومت امریکہ کو خصوصیت کے ساتھ اس معاملہ میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنا چاہیئے۔ تاکہ یہ صورت حالات بدل جائے۔ پولش مندوب نے روس کی اس تجویز کی تائید کی کہ کوریا کو متحد کرنے کے لئے ایک نئی بین الاقوامی کانفرنس طلب کی جائے

ادارہ اقوام متحدہ ۸ دسمبر: اقوام متحدہ کے مصری مندوب عمر لطفی نے مجلس تحفظ کو اسکے سلسلہ میں یقین دلایا ہے کہ اسرائیلی جہاز "بات گلیم" کے عملہ کو عنقریب رہا کر دیا جائیگا اور اس کا سامان بھی واپس کر دیا جائے گا۔

مونگیر میں پولیس کی مداخلت سے فرقہ دارانہ فساد کا خطرہ ٹل گیا

مونگیر ۸ دسمبر: آج یہاں کے فرقہ پرست عناصر نے ایک نئے قسم کا شگوفہ نکالا۔ قصابوں نے ذبیحہ خانہ چھوڑ کر اپنے محلے پورب سرائے میں برسر راہ گلئے کو ذبح کیا۔ یہ محلہ مارواڑیوں کے محلہ بیکاپور کے قریب میں ہے۔

یہ سنسنی خیز خبر پورے شہر میں بجلی کی مانند دوڑ گئی۔ بڑی تعداد میں شرپسندوں نے قصابوں کے محلہ کو ہر جانب سے گھیر لیا۔ لیکن اس درمیان میں مجسٹریٹ ضلع ایس۔ پی اور ٹاؤن انچارج وغیرہ جائے وقوع پر پہنچ گئے۔ اور محلہ میں تلاشی لی لیکن خون کا ایک قطرہ بھی نہ نکلا۔

اکالی دل کی طرف سے پنجابی صوبہ کا مطالبہ

امرتسر ۷ دسمبر: اکالی دل نے اپنے اس مطالبہ کو پھر دہرایا ہے کہ پنجابی ریاست بنائی جائے۔ اکالی دل کی ورکنگ کمیٹی نے اس سلسلہ میں ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ پنجابی صوبہ کا مطالبہ فرقہ وارانہ نہیں ہے۔ ہندوؤں کی آبادی کا اچھا خاصہ حصہ بھی اس مطالبہ کا حامی ہے۔ ایک قرارداد میں کہا گیا۔ کہ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے حالیہ انتخابات سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ سکھ اقلیت پنجابی صوبہ کی حامی ہے۔ ایک اور قرارداد میں کہا گیا کہ مرکزی حکومت سکھ ذرائع کے متعلق تحقیقات کرائے تاکہ اسے سکھوں کا اعتماد حاصل ہو سکے۔ ان کے علاوہ چند اور قراردادیں بھی